سپریم کورٹ رپورٹس[1996] .8 Supp ایس سی آر

ٹی ایم ٹی ۔نور جہاں

بنام

ٹی ایم ٹی ۔سلطان راجیا @ تھاجواور دیگران

5 نومبر 1996

[اے ۔ایم ۔احمدی، چیف جسٹس ۔اور ایس ۔سی ۔سین، جسٹس]

موٹر وہیکلز ایکٹ، 1939 ۔دفعات 95(2)(بی)(ii)اور 95(1)(بی)(ii)،شق(ii)، مسافر ۔بیمہ کمپنی کی ذمہ داری ۔ملازمت کے معاہدے کے مطابق کرائے یا انعام کے لئے مسافر کو لے جانے والی پبلک کیریئر۔ گاڑی سے اترتے وقت کسی شخص کو ذاتی چوٹ لگنے سے موت واقع ہوئی ۔متاثرہ مسافر تھا۔ 92,000 روپے معاوضہ دیا گیا۔بیمہ کمپنی کی ذمہ داری صرف 10,000 روپے تک محدود ہے۔

خوفناک ذمہ داری ۔موٹر حادثہ ۔متوفی ایک مسافر تھا۔ڈرائیور کی حرکت کی وجہ سے حادثہ ہوتا ہے ۔معاوضے کا دعویٰ ۔روکا جاتا ہے، گاڑی کا مالک ڈرائیور کے فعل کے لیے سنگین طور پر ذمہ دار ہے۔

متاثرہ کو اپیل کنندہ کی بس سے اترتے وقت چوٹیں آئیں اور اسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں ہی اس کی موت ہو گئی ۔مہلوک کے اہل خانہ کے 1 سے 4 ممبران نے درخواست گزار اور مدعا علیہ نمبر 5 اور 6 کے خلاف معاوضے کا دعویٰ دائر کیا، جو بالترتیب گاڑی کے بیمہ اور گاڑی (بس) کے ڈرائیور ہیں ۔ٹریبونل نے موٹر وہیکل ایکٹ 1939 کے تحت 92,000 روپے کا معاوضہ دیا اور کہا کہ چونکہ متوفی دونوں حادثے کے وقت "مسافر" تھا لہذا بیمہ کمپنی کی ذمہ داری صرف 10,000 روپے تک محدود تھی۔

اس حکم سے ناراض اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرتے ہوئے دلیل دی کہ انشورنس کمپنی پورا معاوضہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ جواب دہندگان 1 سے 4 نے بھی اپیل دائر کی۔ ہائی کورٹ نے دونوں اپیلوں کو خارج کر دیا۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

بیمہ کمپنی کی درخواست یہ تھی کہ متوفی بس میں مسافر تھا اور اس لئے اس کی ذمہ داری ایکٹ کی دفعہ 95 کے مطابق صرف 10,000 روپے ہے۔ دوسری جانب درخواست گزار نے دلیل دی کہ متاثرہ 'تیسرا فریق' ہے اور اس لیے بیمہ کمپنی پورے دعوے کو پورا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد.1.1 :ہائی کورٹ نے دفعہ 95 (ایل)(بی) کی اس شق کی صحیح تشریح کی کہ بیمہ کی پالیسی کو گاڑی میں سوار ہونے یا اترنے والے افراد کی موت یا جسمانی چوٹ کے سلسلے میں ذمہ داری کا احاطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن اس شق کی شق (2) میں یہ استثنیٰ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی گاڑی ایسی ہو جس میں مسافروں کو کرایہ یا انعام کے لیے یا ملازمت کے معاہدے کی وجہ سے لے جایا جاتا ہو تو وہ ایسی گاڑی میں یا اس پر سوار افراد کے حوالے سے ذمہ داری کا احاطہ کرتی ہے، جس میں گاڑی میں داخل ہونے یا چڑھنے یا اترتے وقت موت یا جسمانی چوٹ کے معاملات بھی شامل ہیں۔" گاڑی سے اترنا" کے الفاظ سادہ اور سادہ ہیں اور واضح معنیٰ" گاڑی سے اترتے وقت" ہیں۔ موجودہ معاملے میں، گاڑی وہ تھی جو کرایے اور انعام کے لئے مسافر کو لے جاتی تھی اور پالیسی کے تحت اس کا احاطہ کرنا ضروری تھا اور گاڑی میں داخل ہونے یا اترنے والے افراد کو مسافر سمجھا جاتا تھا۔ [405-ایف-ایچ،406-اے]

1.2۔ چونکہ یہ افراد مسافر تھے اس لئے بیمہ کمپنی کی ذمہ داری کی حد ایکٹ کی دفعہ 95(2)(بی) کی شق (2) کے ذریعہ طے کی جانی تھی اور متعلقہ وقت پر یہ حد 10,000 روپے تھی۔

[405-ای]۔

2۔ درخواست گزار، بس کا مالک ہونے کے ناطے، اپنے ڈرائیور، مدعا علیہ نمبر 6 کے اعمال کے لئے ذمہ دار تھا اور متاثرہ کی موت کے معاوضے کا ذمہ دار تھا۔ [406 قبل مسیح]

3۔ چونکہ یہ حادثہ 1982 میں پیش آیا تھا، اس لیے پرانے ایکٹ کو لاگو کرنا پڑا اور بیمہ کرنے والا، مدعا علیہ نمبر 5 صرف 10,000 روپے کی توسیع کا ذمہ دار ہے۔ [406 قبل مسیح]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 74-14173۔

مدراس ہائی کورٹ کے 20.4.92 کے فیصلے اور حکم سے سی ایم اے نمبر 381/85 اور 241 آف 1990۔

ار پوتھم اروناایںڈ کو۔ کے لئے اے۔ ایف۔ جولین، اپیل کنندہ کے لئے۔

آر۔ ڈی۔ اپادھیائے کے لئے اے۔ کے۔ رینا، جواب دہندگان کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

احمدی، چیف جسٹس، خصوصی اجازت دی گئی۔

سید ابوٹھکیر 3 اپریل 1982 کو درخواست گزار بس سے اترتے ہوئے زخمی ہوئے اور اسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں ہی دم توڑ گئے۔ مدعا علیہ نمبر 1 بیوہ اور مدعا علیہ نمبر 2 متوفی کا نابالغ بیٹا ہے جبکہ جواب دہندہ 3 اور 4 بالترتیب اس کے والد اور والدہ ہیں۔ مدعا علیہ نمبر 5 گاڑی کا بیمہ کنندہ تھا جبکہ مدعا علیہ نمبر 6 متعلقہ وقت پر بس کا ڈرائیور تھا۔ مدعا علیہان 1 سے 4 نے اپیل کنندہ اور مدعا علیہان 5 اور 6 کے خلاف معاوضے کا دعویٰ دائر کیا۔ مدورئی کے ضلع جج نے موٹر وہیکل ایکٹ، 1939 کے تحت ٹریبونل کے

طور پر کام کرتے ہوئے، جسے بعد میں 'ایکٹ' کہا جاتا ہے، 92 ہزار روپے کا معاوضہ دیا اور کہا کہ چونکہ حادثے کے وقت متوفی ایک "مسافر" تھا، اس لیے بیمہ کمپنی کی ذمہ داری صرف ۱۰ ہزار روپے تک محدود تھی۔ درخواست گزار نے اپیل دائر کرتے ہوئے کہا کہ بیمہ کمپنی پورا معاوضہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ جواب دہندگان 1 سے 4 نے بھی اپیل دائر کی۔ ہائی کورٹ نے دونوں اپیلوں کو خارج کر دیا۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی چھٹی کے ذریعے کی گئی ہے۔

غور طلب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا متاثرہ شخص ایکٹ کی دفعہ 95(2)(بی)(2) کے معنی کے اندر ایک "مسافر" تھا۔ مدورئی کے ڈسٹرکٹ جج اور ہائی کورٹ کے نتائج یہ ہیں کہ متاثرہ شخص اترتے وقت بس سے نیچے گر گیا تھا کیونکہ ڈرائیور نے نیچے اترنے سے پہلے بس کو اسٹارٹ کرنے میں تیز رفتاری اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا۔ دونوں عدالتوں نے متوفی کی جانب سے لاپرواہی کی درخواست مسترد کر دی۔ معاوضے کی مقدار، یعنی 92 ہزار روپے، ہمارے سامنے چیلنج نہیں ہے۔

بیمہ کمپنی کی عرضی یہ ہے کہ متوفی بس میں مسافر تھا اور اس لئے ایکٹ کی دفعہ 95 کی دفعات کے مطابق اس کی ذمہ داری 10، 000 روپے تک محدود تھی۔ دوسری طرف اپیل گزار کی درخواست یہ ہے کہ متاثرہ/متوفی 'تیسرا فریق' تھا اور اس لئے بیمہ کمپنی پورے دعوے کو پورا کرنے کی ذمہ دار تھی۔

ہائی کورٹ نے اس موضوع پر دفعات اور کیس قانون کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ اس سوال پر اختلاف ہے کہ کیا موجودہ صورتحال میں متوفی کو بس میں 'مسافر' کہا جا سکتا ہے۔ قانون کی دفعہ 95(1) کی دفعات کا جائزہ لیتے ہوئے ہائی کورٹ نے کہا کہ موجودہ معاملے کی طرح بس سے اترتے ہوئے کسی شخص کے زخمی ہونے یا اس کی موت کا سبب بننے والے واقعہ سے پیدا ہونے والی ذمہ داری لازمی طور پر بیمہ پالیسی کے تحت آتی ہے، اس طرح کے حادثات کے متاثرین مسافر تھے جن کے لئے متعلقہ وقت پر بیمہ کمپنی کی ذمہ داری صرف 10,000 روپے تک محدود تھی۔

یہاں اس ایکٹ کی دفعہ 95(1) کے متعلقہ حصے کو نکالنا مناسب ہوگا:

".95 پالیسیوں کے تقاضے اور ذمہ داری کی حدود-(1) اس باب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے، بیمہ کی پالیسی ایک ایسی پالیسی ہونی چاہیئے جو.

(الف) ....

(ب) پالیسی میں متعین افراد کے فرد یا طبقات کو ذیلی دفعہ (2) میں بیان کردہ حد تک بیمہ فراہم کرتا ہے۔

(i) کسی بھی ایسی ذمہ داری کے خلاف جو کسی شخص کی موت یا جسمانی چوٹ یا کسی عوامی جگہ پر گاڑی کے استعمال کی وجہ سے کسی تیسرے فریق کی کسی جائیداد کو پہنچنے والے نقصان کے سلسلے میں ہو؛

(ii) عوامی جگہ پر گاڑی کے استعمال کی وجہ سے یا اس کے استعمال سے پیدا ہونے والی عوامی خدمت کی گاڑی کے کسی مسافر کی موت یا جسمانی چوٹ کے خلاف: بشرطیکہ کسی پالیسی کی ضرورت نہ ہو۔

(i) ....

(ii) سوائے اس کے کہ جہاں گاڑی ایسی گاڑی ہو جس میں مسافروں کو کرایہ یا انعام کے لئے یا ملازمت کے معاہدے کی وجہ سے یا ملازمت کے معاہدے کے مطابق لے جایا جاتا ہو، اس واقعہ کے وقوع کے وقت گاڑی میں یا اس میں داخل ہونے یا چڑھنے یا اترنے والے افراد کی موت یا جسمانی چوٹ کے سلسلے میں ذمہ داری کا احاطہ کرنا، یا

(iii) ....

ہائی کورٹ نے مذکورہ بالا شق (ii) کی صحیح تشریح کرتے ہوئے کہا کہ حادثے کے وقت گاڑی سے اترنے والے افراد کی موت یا زخمی ہونے کے سلسلے میں ذمہ داری کا احاطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس کے کہ گاڑی ایک ایسی گاڑی ہے جس میں مسافروں کو کرایہ یا انعام کے لئے یا ملازمت کے معاہدے کی وجہ سے یا اس کی پیروی میں لے جایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جہاں گاڑی ایک ایسی گاڑی ہے جس میں مسافروں کو کرایہ یا انعام کے لئے لے جایا جاتا ہے یا ملازمت کے معاہدے کی وجہ سے یا اس کی پیروی کرتے ہوئے، جس سے کسی حادثے سے پیدا ہونے والی مذکورہ بالا ذمہ داری کو جنم ملتا ہے، تو گاڑی کو لازمی طور پر احاطہ کرنا ہوگا۔ یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ شرط دفعہ 95(1) سے مستثنیٰ ہے۔ ذیلی دفعہ (بی) کے مطابق بیمہ پالیسی میں پولیس میں متعین افراد کا بیمہ (1) کسی تیسرے فریق کے فرد یا جائیداد کی ذمہ داری کے خلاف اور (2) پبلک سروس گاڑی کے کسی مسافر کی موت یا ذاتی عزبت کے خلاف ہونا ضروری ہے۔ گاڑی میں سوار ہونے یا اترتے وقت زخمی ہونے والوں کے بارے میں ذمہ داری کا احاطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر گاڑی ایسی نہیں ہے جس میں مسافروں کو کرایہ یا انعام کے لئے لے جایا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ موجودہ معاملے میں، گاڑی وہ ہے جو کرایے یا انعام کے لئے مسافروں کو لے جاتی ہے، گاڑی میں سوار ہونے یا اترنے کے دوران ہونے والی ذاتی چوٹ یا موت کی ذمہ داری کو پالیسی کے تحت شامل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں، ایسے لوگ جو گاڑی سے اترتے وقت چوٹ کا شکار ہوتے ہیں یا مر جاتے ہیں، ان کو عام اصول کے تحت کور کیا جاتا ہے کہ عوامی خدمت کی گاڑی کے لئے بیمہ پالیسی میں ایسی گاڑی کے کسی بھی مسافر کی موت یا جسمانی چوٹ کے خلاف ذمہ داری کا احاطہ کرنا چاہئے۔

یہ واضح ہے کہ مقننہ کا ارادہ ہے کہ ایسے افراد، یعنی مسافر جو عوامی خدمت کی گاڑی سے اترنے کے عمل میں ہیں، بیمہ کی پالیسی کے تحت احاطہ کیا جانا چاہئے، جو ایکٹ کی دفعہ 95(ایل)(بی)(ii) کے تحت لازمی ہے۔ مزید برآں، ایک بار جب ایسے افراد، یعنی گاڑی میں داخل ہونے والے یا اترنے والوں کو مسافر سمجھا جاتا ہے، تو بیمہ کمپنی کی ذمہ داری کی حد ایکٹ کی دفعہ 95(2)(بی) کی شق (2) میں درج ہونی چاہیے۔ متعلقہ وقت پر یہ حد 10,000 روپے تھی۔

ہائی کورٹ نے اسی عدالت کے کچھ فیصلوں کا حوالہ دیا ہے جس میں متضاد خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم ان معاملوں کو دوبارہ بیان کرنا ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ ہمارے خیال میں قانون کی زبان واضح ہے۔ دفعہ

95(ایل)(بی) میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ موٹر گاڑی میں سوار ہونے والے یا اترنے والے افراد کی موت یا جسمانی چوٹ کے سلسلے میں بیمہ کی پالیسی کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ اس کی شق (2) میں استثنیٰ دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جہاں گاڑی ایسی ہو جس میں مسافروں کو کرایہ یا انعام کے لئے لے جایا جاتا ہے یا ملازمت کے معاہدے کی پیروی کرتے ہوئے، اس طرح کی گاڑی میں یا اس پر سوار افراد کے بارے میں ذمہ داری کا احاطہ کرنا ضروری ہوگا جس میں ایسی گاڑی میں داخل ہونے یا چڑھنے یا اترنے کے دوران موت یا جسمانی چوٹ کے واقعات شامل ہوں گے۔ 'گاڑی سے اترنا' کے الفاظ سادہ اور سادہ ہیں اور ان کا واضح مطلب ہے 'گاڑی سے اترتے وقت'۔ لہذا، اگر کوئی شخص ابھی بھی گاڑی میں سوار ہونے یا اترنے کے عمل میں ہے تو، ایسا شخص کوریج کا حقدار ہوگا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ متعلقہ وقت پر قانون کے تحت مقرر کردہ ذمہ داری کی حد کے اندر۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسافروں کو بیمہ کو فراہم کرنے کے لئے یہ ایک استثنیٰ کے طور پر ایک فائدہ مند شق تھی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ نئے موٹر وہیکل ایکٹ 1988 میں وہ شرط ختم کر دی گئی ہے جس پر ہماری تشریح منحصر ہے۔ ہمارے مقصد کے لیے، چونکہ یہ حادثہ 1982 میں ہوا تھا، اس لیے پرانے قانون کو لاگو کرنا ہوگا۔ درخواست گزار بس کا مالک ہونے کے ناطے ڈرائیور، مدعا علیہ نمبر 6 کے اعمال کا ذمہ دار ہے اور سید ابوٹھکیر کی موت کے معاوضے کا ذمہ دار ہے۔ بیمہ کنندہ، مدعا علیہ نمبر 5، صرف 10,000 روپے تک کا ذمہ دار ہے۔ اس کے مطابق اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ کوئی لاگت نہیں۔

بی۔کے۔ایس

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document